تعارف وتبصرہ

اسلام کا تصور مساوات

مولانا سلطان احمد اصلاحی　　　مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۶ ـ　قیمت ۲۰ روپیے۔

اسلامی عقیدہ کے مطابق تمام انسان حضرت آدمؑ اور بی بی حوا کی اولاد ہیں، چونکہ سب ہی انسانوں کا سلسلۂ نسب حضرت آدم علیہ السلام پر جاکر منتہی ہوتا ہے اس لیے کوئی قوم کسی دوسری قوم سے، کوئی نسل کسی دوسری نسل سے اور کوئی پیشہ کسی دوسرے پیشے سے فروتر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں فضیلت و برتری کا اگر کوئی معیار قرار دیا ہے تو وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ ہے۔ جو شخص جتنا متقی ہوگا اس کو دوسروں پر اتنی ہی فضیلت یا برتری حاصل ہوگی۔ یہ جو طرح طرح کے ناک نقشے اور رنگ روپ کے لوگ دکھائی دیتے ہیں ان سب کی اصل ایک ہے، جو قومیں اور قبیلے بنائے گئے ہیں وہ کسی فضیلت یا برتری کے سبب نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ صرف اس لیے بنائے گئے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔

مساوات کا یہ تصور جسے قرآن پیش کرتا ہے وہ کوئی نیا تصور نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لیے جتنے بھی انبیائے کرام مبعوث فرمائے، جتنی آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل کیے ان سب میں انسانی مساوات کا تصور کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود تھا۔ جب آسمانی کتابوں میں تحریف کردی گئی اور اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو پس پشت ڈال کر انسانی تعلیمات کو مذہب قرار دیا جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ پر وہ آسمانی کتاب نازل فرمائی جو دیگر آسمانی کتابوں کی تصدیق بھی کرتی ہے اور ان کی صحیح تعلیمات کی نشاندہی بھی۔

مولانا سلطان احمد اصلاحی کی کتاب "اسلام کا تصور مساوات" درج بالا مباحث کا احاطہ کرتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی ایک کامیاب کوشش ہے کہ اگر اسلام کے تصور مساوات کو عالم انسانیت کا منشور بنا لیا جائے تو موجودہ دور کی تمام بے چینیوں، ناآسودگیوں اور کشت وخون کا سدباب کیا جاسکتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا عنوان پس منظر ہے جس میں دنیا میں رائج مختلف مذاہب اور نظریات کے تصور مساوات کا شرح وبسط کے ساتھ جائزہ لے کر اُن کی کمیوں خامیوں اور کجیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ دوسرے طویل ترین باب میں اسلام کے اُس امتیازی کردار کو اجاگر کیا گیا ہے جو اس نے تصور مساوات کی آبیاری میں انجام دیا ہے۔ اس باب میں اس بات سے خاص طور سے بحث کی گئی ہے کہ اسلام میں انسانوں کی نابرابری کا اگر کوئی تصور ہے تو کسی رنگ، نسل، قبیلہ، ملک یا قوم کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ کون شخص اللہ کے احکام کا کس حد تک پابند ہے اور خلق خدا کے لیے کس کا علم و عمل کس حد تک نافع ہے۔ اِس بات کو مولانا سلطان احمد اصلاحی نے شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا ہے اور اپنی ہر بات کی توثیق و تائید میں قرآنی آیات اور احادیث پیش کرنے کی سعی بلیغ انجام دی ہے۔

اس کتاب کے تیسرے باب میں ان تمام الزامات کا جواب دیا گیا ہے جو "متمدن" دنیا اسلام کے تصورِ مساوات پر عائد کرتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں خاص طور سے غلامی، جزیہ اور کفاءت کے مسائل سے بحث کی گئی ہے کیونکہ اِن ہی تین چیزوں پر "روشن خیال" دنیا زبانِ طعن دراز کیا کرتی ہے۔ مسئلہ کفاءت پر سلطان صاحب نے بہت ہی سرسری انداز سے بحث کی ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "کفاءت کے سلسلے کی تقریباً تمام حدیثیں سند کے لحاظ سے کمزور ہیں" لیکن انھوں نے اس بات پر کوئی خاص روشنی نہیں ڈالی ہے کہ اس مسئلہ پر ہمارے قدیم و جدید فقہا نے جو سیکڑوں صفحے سیاہ کر دیئے ہیں ان کی قدر و قیمت اور شرعی حیثیت کیا ہے؟

مولانا سلطان احمد صاحب کا انداز بیان عام طور سے شگفتہ اور قابل فہم ہے مگر یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ انگریزی مترادفات کی کثرت نے ان کی تحریر کو کہیں کہیں داغ دار بنا دیا ہے۔ مثلاً قوم کے لیے Nation التزاماً، برابر کے لیے Equal، باطنی امنگ کے لیے Will، نسل پرستی کے لیے Racism قوت کار کے لیے Energy، عقل کے لیے Reason، عمل کے لیے Process، وغیرہ لکھنے کی وجہ ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ اگر یہ انگریزی الفاظ قوسین میں نہ بھی لکھے گئے ہوتے تب بھی مولانا کا قاری ان کی باتوں کو بہ آسانی سمجھ لیتا اگر ہم انگریزی خواں زندگی کے کسی معاملے میں مرعوبیت کا مظاہرہ کریں تو شاید اس کو قابل معافی قرار دے دیا جائے مگر ایک دینی مدرسہ کے فارغ اور عالم دین کو اس سے پاک ہونا چاہئے۔ امید ہے مولانا آئندہ اپنی تحریروں میں صرف اُن انگریزی الفاظ کا استعمال فرمائیں گے جن کو لکھے بغیر ان کی تحریر کا مطلب نہ سمجھا جا سکے۔ یہ ایک ضمنی بات ہے۔ اس سے قطع نظر کتاب ان لوگوں کے لیے خاص طور سے قابل مطالعہ ہے جو اسلام کو "رجعت پسندانہ نظریات" کا حامل مذہب سمجھتے ہیں۔ ۲۴۴ صفحات کی یہ کتاب فوٹو آفسٹ کے ذریعے شائع کی گئی ہے جس کی قیمت صرف بیس روپے رکھی گئی ہے۔ جس جذبہ کے تحت یہ کتاب لکھی اور شائع کی گئی ہے خداوند تعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

(کبیر احمد جائسی)